واعظ الجمعه

خلیفۂ چہارم امیر المؤمنین سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

خلیفۂ چہارم امیر المؤمنین سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نامِ نامی اسمِ گرامی

عزیز دوستو! امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اَسد نے، اپنے والد کے نام پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام حَیدر رکھا، چنانچہ حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک رجز میں خود فرماتے ہیں: «أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي

حَیْدَرَہْ»[1] "میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا"۔ آپ کے والد ابو طالب نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام علی رکھا۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل کی صحیح روایات دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے فضائل سے زیادہ ہیں؛ کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ اقدس میں جب خوارج (خارجی گمراہ فرقہ) نے آپ کے خلاف بکواسات کیں، تب اہلِ سنّت وجماعت نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل کی احادیث بہت تحقیق کے ساتھ جمع کرلیں[2]۔

بچوں میں سب سے پہلے مشرّف باسلام ہونے والے

عزیز دوستو! بچوں میں سب سے پہلے مشرّف باسلام ہونے والے حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ حضرت سیّدنا زَید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ»[3] "سب سے پہلے حضرت علی ایمان لائے"۔

آپ اہلِ بیتِ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم میں سے ہیں

جانِ برادر! حضرت سیّدنا علی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اہلِ بیتِ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم میں سے ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت سیّدہ صفیہ بنت شَیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے،

---

(١) "صحيح مسلم" باب غزوة ذي قرد وغيرها، ر: ٤٦٧٨، صـ٨١٠.

(٢) "المرقاة" باب مناقب علي بن أبي طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ١٠/ ٤٥٣ ملتقطاً.

(٣) "سنن الترمذي" أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ، ر: ٣٧٣٥، صـ٨٤٩.

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں، کہ حضور نبیٔ اکرم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ایک صبح اس حال میں اپنے کاشانۂ اقدس سے باہر تشریف لائے، کہ مصطفٰی جانِ رحمت صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی، جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے، حضرت سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما آئے، تو نبیٔ رحمت صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے اُنہیں اُس چادر میں داخل فرمالیا، پھر حضرت سیّدنا حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ آئے اور اُس چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیّدہ فاطمہ زَہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا تشریف لائیں، تو رحمتِ عالمیان صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے انہیں بھی چادر میں لے لیا، پھر حضرت سیّدنا علی -کرّم اللہ تعالی وجہہ الکریم- تشریف لائے، تو سرکارِ دوعالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر کے، یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴾[1] "اے نبی کے گھر والو! اللہ تعالی تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے، اور تمہیں پاک کر کے خُوب ستھرا کر دے!"۔ اس سے یہ واضح ہوا کہ حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی ان پاک ہستیوں سے ہیں، جنہیں اللہ تعالی نے اہلِ بیت کے نام سے خطاب فرمایا۔

---

(١) "صحيح مسلم" بَابُ فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ، ر: ٦٢٦١، صـ١٠٦٧.

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے، کہ جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾[1] "اے حبیب! فرمادیجیے کہ میں اس (تبلیغِ رسالت اور ارشاد وہدایت) پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا، صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں"۔ تب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی قرابت والے کون ہیں؟ جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا»[2] "حضرت علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (حسن وحسین)"۔

مؤمن ومنافق کی پہچان

میرے محترم بھائیو! حضرت سیّدنا مولا علی -کرّم اللہ تعالی وجہہ الکریم- کے فضائل بے شمار ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے محبت مؤمن کی پہچان، اور آپ سے بُغض وعداوت نِفاق کی علامت ہے۔ حضرت سیّدنا زِر بن حُبیش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اُگائے!) اور جس نے ہر جاندار کو پیدا کیا! حضور نبی امّی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

(١) پ٢٥، الشورى: ٢٣.

(٢) "المعجم الكبير" بقية أخبار الحسن بن علي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، ر: ٢٦٤١، ٣/ ٤٧.

کا مجھ سے عہد ہے: «أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ»[1] "کہ مجھ (علی) سے صرف ایمان والا ہی محبت کرے گا، اور مُنافق ہی مجھ سے عداوت رکھے گا!"۔

مقامِ سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا حُبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ»[2] "علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں، اور سوائے میرے یا پھر علی کے میری طرف سے کوئی کسی قسم کی (صلح کرنے یا کوئی پیغام پہنچانے یا کسی معاہدہ کے خاتمہ کا اعلان) نہیں کرے گا!"۔

حضرت سیّدنا ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ غزوۂ اُحد میں جب کفّار نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گھیر لیا، تو اُن میں سے بعض لوگ جھنڈے لیے ہوئے تھے، حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھنڈے والوں کو قتل کر دیا، اس پر حضرت سیّدنا جبریلِ امین علیہ السلام نے حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی، کہ آج تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حق ادا کر دیا!

---

(١) "صحيح مسلم" كتابُ الإيْمان، ر: ٢٤٠، صـ٥٠.

(٢) "سنن الترمذي" أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ، ر: ٣٧١٩، صـ٨٤٦.

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «إِنَّهُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ» "علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں!"، تب حضرت سیّدنا جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ میں آپ دونوں کا ہوں[1]۔

مخلوق میں سے پسندیدہ ترین شخص

حضرت سیّدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ تاجدارِ رسالت ﷺ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں کھانے کے لیے، پرندے کا گوشت پیش کیا گیا، اُس وقت مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے اس طرح دعا کی: «اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ، يَأْكُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ» "الٰہی! تیری مخلوق میں سے پسندیدہ ترین شخص کو بھیج؛ کہ میرے ساتھ یہ گوشت کھائے!" تب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، اور نبئ رحمت ﷺ کے ساتھ کھانا تناوُل کیا[2]۔

علم کے گھر کا دروازہ

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَنَا دَارُ الحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا»[3] "میں علم کا گھر ہوں، اور علی اُس کا دروازہ ہیں" یعنی حضور سیّدِ عالم ﷺ کے علم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ، حضرت سیّدنا

---

(١) "المرقاة" كتاب المناقب والفضائل، تحت ر: ٦٠٩٠، ١٠/ ٤٦٣.

(٢) "سنن الترمذي" أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ، ر: ٣٧٢١، صـ٨٤٧.

(٣) "سنن الترمذي" أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ، ر: ٣٧٢٣، صـ٨٤٧.

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں[1]۔ لہٰذا ان سے کامل محبت کے بغیر، کوئی بھی مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ورثۂ علم سے حصّہ نہیں پاسکتا۔

علمِ ظاہر وباطن کے امین

بعض اکابر صحابۂ کرام -رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین- نے گواہی دی کہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علمِ ظاہر و باطن دونوں کے امین تھے۔ حضرت سیّدنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عِنْدَهُ عِلْمُ الظَاهِرِ والبَاطِنِ»[2] "یقیناً علی بن ابی طالب کے پاس علمِ ظاہر بھی ہے اور باطن بھی"۔ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی علمِ ظاہر وباطن کا فیض اولیائے کرام قدست اسرارہم کو حاصل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی سرگوشی

حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کے دن حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر اُن سے سرگوشی کی، تو لوگوں نے کہا کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرگوشی اپنے چچا زاد کے ساتھ بہت دراز ہوگئی، تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا انْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ»[3] "علی سے میں نے سرگوشی نہیں کی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے سرگوشی فرمائی ہے"۔

---

(١) "المرقاة" كتاب المناقب والفضائل، تحت ر: ٦٠٩٦، ١٠/ ٤٦٩.

(٢) "حلية الأولياء" ٤- علي بن أبي طالب، ر: ٢٠٠، ١/ ١٠٥.

(٣) "سنن الترمذي" أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ، ر: ٣٧٢٦، صـ٨٤٨.

حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں دعائے مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

حضرت سیّدہ اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک لشکر بھیجا، جن میں جناب سیّدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی تھے، فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دعا کرتے سنا، جبکہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے: «اللَّهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيّاً»(۱) "الٰہی! مجھے اُس وقت تک مَوت نہ دینا، جب تک علی کو دیکھ نہ لوں!"۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے قُرب ومنزلت

حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، فَكُنْتُ آتِيهِ كُلَّ سَحرٍ فَأَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ! فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي، وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ»(۲) "مجھے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے وہ قُرب ومنزلت حاصل تھی، جو مخلوقِ خدا میں کسی کو نہیں تھی، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سویرے سویرے حاضر ہوکر باہر سے عرض کرتا: اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو! اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کھنکار دیتے، تو میں اپنے گھر لَوٹ جاتا، ورنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا"۔

---

(۱) "سنن الترمذي" أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ، ر: ۳۷۳۷، صـ۸۵۰.

(۲) "سنن النَّسائي" كتاب النكاح، ر: ۳۲۱۸، الجزء ٦، صـ٦٢.

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا حضرت سیّدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا سے نکاح

حضرت سیّدنا بُریدہ اسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت سیّدنا ابو بکر وسیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما نے حضرت سیّدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا کے لیے پیغامِ نکاح بھیجا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّهَا صَغِيرَةٌ» "(تم دونوں کے مقابلہ میں) وہ بہت چھوٹی ہے"، پھر جب حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پیغامِ نکاح بھیجا، تب حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کا نکاح سیّدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کر دیا"(1)۔

جب حضرت سیّدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا کی عمر پندرہ ۱۵ برس ہوئی، تب حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پیغامِ نکاح دیا، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ خَدِيجَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ»(2) "مجھے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے، کہ فاطمہ بنت خدیجہ کا نکاح علی بن ابی طالب سے کر دُوں!"۔

اللہ تعالی نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذُرّیت حضرت علی کی پشت میں رکھی ہے

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نسبت، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد ہے:
«إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِي صُلْبِهِ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَ ذُرِّيَّتِي

---

(١) "سنن النَّسائي" كتاب النكاح، ر: ٣٢١٨، الجزء ٦، صـ٦٢.

(٢) "المرقاة" تحت ر: ٦١٠٤، ١٠/ ٤٧٦، ٤٧٧ ملتقطاً.

فِي صُلْبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله تعالى عنه»[1] "یقیناً اللہ عزّوجلّ نے ہر نبی کی ذُرِّیت اُس کی صُلب میں رکھی، اور میری ذُرِّیت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت میں رکھی"۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں دو۲ قسم کے لوگ ہلاکت میں پڑیں گے

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے بارے میں ارشاد فرمایا: «فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى، أَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَ بِهِ» "تم میں حضرت عیسیٰ کی مثال پائی جاتی ہے، جن سے یہود نے بُغض رکھا، حتی کہ ان کی ماں پر تہمت تک لگا دی، جبکہ نصاریٰ نے اُن سے محبت کی، یہاں تک کہ انہیں اُس درجہ میں پہنچا دیا جو اُن کا تھا ہی نہیں "یعنی ان کو خدا کا بیٹا کہہ ڈالا۔

پھر سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "میرے بارے میں دو۲ قسم کے لوگ ہلاکت میں پڑیں گے: (۱) محبت میں حد سے آگے نکلنے والے، مجھے اُن اَوصاف سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں (جیسے روافض)، (۲) اور بُغض وعداوت رکھنے والے، جن کا بُغض انہیں اس بات پر اُبھارے گا کہ مجھ پر تہمت لگائیں"[2] (جیسے خوارج وہابیہ وغیرہم)۔

---

(۱) "المعجم الكبير" بقية أخبار الحسن بن علي رضي الله تعالى عنهما، ر: ٢٦٣٠، ٣/ ٤٤.

(٢) "مسند الإمام أحمد" ر: ١٣٧٦، ١/ ٣٣٦، ٣٣٧.

جس نے سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بُرا کہا

حضرت سیّدہ امِّ سلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے، کہ حضور رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «مَنْ سَبَّ عَلِيّاً، فَقَدْ سَبَّنِي»[1] "جس نے علی کو بُرا کہا، اس نے مجھے بُرا کہا"۔

حضرت سیّدنا علی کا ذکر، خیر کے ساتھ کرو

حضرت سیّدنا عروہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے، حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بُرائی کی، اس پر حضرت سیّدنا عمر نے حضور رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی قبر انوَر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: «أَتَعْرِفُ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ؟! هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الله بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، لَا تَذْكُرْ عَلِيّاً إِلَّا بِخَيْرٍ؛ فَإِنَّكَ إِنْ تَنْقُصْهُ آذَيْتَ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ ﷺ»[2] "کیا تم اس قبرِ انور کے مکین کو جانتے ہو؟ یہ (ہمارے پیارے نبی) محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں! جب بھی علی کا ذکر کرو تو خیر کے ساتھ کرو؛ کیونکہ اگر تم نے حضرت علی کی اِہانت کی، تو گویا تم نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو اذیت دی!"۔

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" ر: ۲٦٨١٠، ۱۰/ ۲۲٨.

(۲) "المرقاة" تحت ر: ٦١٠١، ۱۰/ ٤٧٤.

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مدد گار ہیں

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کثیر دعاؤں سے نوازا۔ حضرت سیّدنا حُبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غدیرِ خُم کے موقع پر فرمایا: «اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ! اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ!»[1] "اے اللہ! جس کا میں مدد گار ہوں، علی بھی اس کے مدد گار ہیں، الٰہی! علی سے محبت رکھنے والے سے محبت فرما! اور علی سے عداوت (دشمنی) رکھنے والے سے عداوت رکھ! اور اُس کی مدد فرما جو علی کی مدد کرے!"۔

محبتِ خداو مصطفی

حضرت سیّدنا مولا علی -کرّم اللہ تعالی وجہہ الکریم- اللہ ورسول سے سچا پیار کرتے ہیں۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ غزوۂ خیبر کے روز نبئ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ» "میں یہ جھنڈا اُس شخص کے ہاتھ میں دوں گا، جو اللہ ورسول سے سچا پیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا"، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر، جھنڈا عطا کرتے ہوئے ارشاد

---

(١) "المعجم الكبير" حبشي بن جنادة السلولي، ر: ٣٥١٤، ٤/ ١٧.

فرمایا: «امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ! حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ!» "جاؤ اور جب تک اللہ تعالی تمہیں فتح یاب نہ کردے، اِدھر اُدھر متوجّہ مَت ہونا!"۔

پھر حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ بڑی توجہ سے کچھ دُور تک چلتے رہے، اور عرض کی: یا رسولَ اللہ! میں لوگوں سے کب تک قِتال کرتا رہوں؟ ارشاد فرمایا: «قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ الله، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى الله!»(١) "جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمد اللہ کے رسول ہیں، تم ان سے لڑتے رہو! اور جب وہ ایسا کرلیں، تو سوائے حقِ شرع کے ان کی جان ومال تم پر حرام ہے، اور ان کا حساب اللہ تعالی پر ہے!"۔

فتحِ خیبر

"مرقات شرحِ مشکاۃ" میں ہے کہ "پہلے دن حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی سربراہی میں لشکر بھیجا، سخت جنگ ہوئی مگر کامیابی نہ ہوئی، دوسرے دن حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی سربراہی میں لشکر بھیجا، اس دن بہت

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، ر: ٦٢٢٢، صـ١٠٦٠.

گھمسان کارَن پڑا، مگر خیبر فتح نہ ہوا، تیسرے دن فتح کی بشارت دی اور حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قیادت میں لشکر بھیجا، تب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوا"[1]۔

مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے غلام سیّدنا ابو رافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

«خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَايَتِهِ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْحِصْنِ خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ، فَضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَطَرَحَ تُرْسَهُ مِنْ يَدِهِ، فَتَنَاوَلَ عَلِيٌّ بَاباً كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ فَتَرَّسَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ يَزَلْ بِيَدِهِ حَتَّى فُتِحَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدِهِ حِينَ فَرَغَ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي نَفَرٍ مَعَ سَبْعَةٍ أَنَا ثَامِنُهُمْ، نَجْتَهِدُ عَلَى أَنْ نَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ، فَمَا نَقْلِبُهُ»[2].

"ہم لوگ حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ نکلے، جب رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں خیبر کے لیے روانہ فرمایا، جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قلعۂ خیبر کے پاس پہنچے تو یہود قلعہ سے نکل آئے، سخت جنگ ہوئی، یہاں تک کہ ایک یہودی کی ضرب سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ سے ڈھال گر گئی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قلعہ کا دروازہ اُکھیڑ لیا، اور اُسے ڈھال کی طرح استعمال فرماتے رہے، پھر خیبر فتح ہونے کے بعد اُس دروازے کو ایک طرف ڈال دیا۔ بعد میں سات ۷ آدمیوں نے مل کر اُس دروازے کو پلٹنا چاہا، جن کے

---

(١) "المرقاة" تحت ر: ٦٠٨٩، ١٠/ ٤٦٠ ملتقطاً.

(٢) "المرقاة" تحت ر: ٦٠٨٩، ١٠/ ٤٦٠ ملتقطاً.

ساتھ آٹھواں میں بھی تھا، مگر سب کے زور لگانے کے باوجود، وہ دروازہ ہل تک نہ سکا"۔ یہ ہے وہ طاقتِ ربّانی جو حیدرِ کرّار کو حاصل تھی! ع

شیر شمشیر زَن شاہِ خیبر شکن پَرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

مسجدِ نبوی میں بحالتِ جَنابت گزرنا

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: «يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ»[1] "اے علی! اس مسجدِ اقدس میں میرے اور تمہارے سوا، بحالتِ جَنابت گزرنا کسی اَور کے لیے جائز نہیں!"۔

دنیا وآخرت میں بھائی بھائی

جب مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنے اصحابِ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو آپس میں بھائی بھائی بنایا، تو حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روتے ہوئے آئے، کہ آپ نے مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا! حضور نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ»[2] "تم تو دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو!"۔

لا سيفَ إلّا ذو الفقار! ولا فتَى إلّا عليّ

میدانِ اُحد میں حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صف شکن، شمشیر زن، شیر افگن نے تیغِ شَرَر بار کی وہ بجلیاں چمکائیں، کہ لشکرِ ظفر پیکر مصطفیٰ ﷺ میں مُنادی پکار رہا تھا:

---

(۱) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، ر: ۳۷۲۷، صـ۸٤۸.
(۲) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب، ر: ۳۷۲۰، صـ۸٤۷.

«لا سيفَ إلّا ذو الفقار! ولا فتَى إلّا عليّ»[1] "ذو الفقار جیسی کوئی تلوار نہیں !اور علی جیسا کوئی بہادر جوان نہیں !"۔

آپ کا لقب ابوتُراب

رفیقانِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایک کنیت ابوتراب بھی ہے۔ حضرت سیّدنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "ابو تراب" لقب سے زیادہ کوئی نام پسند نہ تھا، اور وہ اس نام کے ساتھ پکارے جانے پر بہت خوش ہوا کرتے۔ راویٔ حدیث نے حضرت سیّدنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی: آپ ہمیں بتائیں کہ ان کا نام ابوتراب کیسے پڑا؟ تو حضرت سیّدنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا، کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حضرت سیّدۂ کائنات فاطمہ زہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر تشریف لائے، تو حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو موجود نہ پاکر ارشاد فرمایا: «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» "تمہارا چچا زاد کہاں ہے؟" عرض کی: ہمارے درمیان کچھ ناراضگی ہوئی، جس کے سبب وہ خفا ہو کر گھر سے باہر چلے گئے ہیں، نبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کسی کو حکم دیا: «انْظُرْ أَيْنَ هُوَ!» "دیکھو وہ کہاں ہیں!" اس نے آکر عرض کی کہ اے اللہ کے حبیب! وہ مسجد میں آرام فرما رہے ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس گئے تو وہ کروَٹ کے بل لیٹے ہوئے تھے، اور ان کی چادر ایک طرف کو ڈھلکی ہوئی تھی، اور ان کے بدن

---

(١) "السيرة النبوية" لابن هشام، رسول الله يأمر ...إلخ، الجزء ٣، صـ٢٦.

پر مٹی لگی تھی، آقا کریم ﷺ ان سے وہ مٹی جھاڑتے ہوئے ارشاد فرمانے لگے:

«قُمْ أَبَا التُّرَابِ! قُمْ أَبَا التُّرَابِ!»[1] "اے ابو تراب اٹھو! اے ابو تراب اٹھو!" اس وقت سے آپ "ابو تراب" لقب سے بھی پکارے جانے لگے۔

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حضور سیّدِ عالم ﷺ نے اپنے کندھوں پر سوار کیا

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: «اصْعَدْ عَلَى مَنْكِبَيَّ» "میرے کندھوں پر چڑھ (کر کعبہ کا چھت سے بُت گرا دو!)"، اور جب سیّدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے کندھوں پر سوار ہوئے، تو اپنے آپ کو ایسے مقامِ رفیع پر پایا کہ فرمایا: "مجھے خیال آتا تھا، کہ اگر چاہوں آسمان کا کنارہ چُھو لُوں"[2]۔

نیابتِ رسول ﷺ

جب رسولِ کریم ﷺ سیّدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو غزوۂ تبوک کے موقع پر، مدینۂ منوّرہ میں اپنا نائب بنا کر رخصت ہونے لگے، تو سیّدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: مجھے آپ کے ساتھ جانا زیادہ پسند ہے، ارشاد ہوا: «أَوَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، ر: ٦٢٢٩، صـ١٠٦٢ ملتقطاً.

(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند علي بن أبي طالب، ر: ٦٤٤، ١/ ١٨٣ ملتقطاً.

هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»[1] "کیاتم راضی نہیں کہ تم مجھ سے موسیٰ سے بمنزلہ ہارون کے ہو، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں" یعنی جس طرح موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام تیس ۳۰ راتوں کے وعدے پر حق ﷻ سے کلام کرنے گئے، تو ہارون علیہ الصلوۃ والسلام سے فرما گئے تھے کہ ﴿اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي﴾[2] "میری قوم میں میرے بعد نَیابت کر نا!" یونہی ہم بھی جہاد کو تشریف لے جاتے ہیں، اور تمہیں پسماندوں پر اپنا خلیفہ اور نا ئب بنا کر چھوڑے جاتے ہیں، تو تمہاری ہماری نسبت اِس وقت بالکل ایسی ہوئی، جیسی اُس وقت موسیٰ وہارون کی تھی، فرق اس قدر ہے کہ ہارون صرف نائب ہی نہ تھے، بلکہ امامِ مستقل بھی تھے، کہ خود بھی نبوّت رکھتے تھے، تم فقط نائب ہو، امامت بالاستقلال نہیں رکھتے؛ کہ ہمارے بعد کوئی نبی ہے ہی نہیں، جو بذاتِ خود والی ہو۔ یہ ہیں معنیٔ حدیث، اور اس کے سوا جو معنی اَوہام تراشیں، وہ ان پر مردود ہیں، والله أعلم[3].

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت

عزیزانِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ اور بعض دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہمراہِ سفر تھے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي إسحاق ...إلخ، ر: ۱۵۳۲، ۱/ ۳۷۵.

(۲) پ۹، الأعراف: ۱٤۲.

(۳) "فتاوی رضویہ" کتاب الرد والمناظرة، رسالہ "مطلع القمرین" ۲۱/۱۰۳۔

ارشاد فرمایا: «أَلَا أُحَدِّثُكُمَا بِأَشْقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟» "میں بتا دوں کہ سب سے بڑے دو ۲ بدبخت کون ہیں؟" لوگوں نے عرض کی کہ جی ہاں یا رسول اللہ بتائیے! رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أُحَيْمِرُ ثَمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلَى هَذِهِ -يَعْنِي قَرْنَهُ-»[1] "ایک قومِ ثمود کا سرخ رنگت والا وہ بدبخت، جس نے حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹیں، اور دوسرا وہ جو اے علی! تمہارے یہاں (یعنی گردن) پر مارے گا!"۔

برادرانِ اسلام! یہ غیب کی خبر اس طرح ظہور پذیر ہوئی، کہ ۱۹ رمضان المبارک ۴۰ھ کو عبد الرحمٰن بن ملجم خارجی نے، حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ پر خنجر سے قاتلانہ حملہ کیا، جس سے زخمی ہوکر دو ۲ دن بعد اکیس ۲۱ رمضان المبارک کو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا[2]۔ چنانچہ ہر سال اس دن آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا یومِ شہادت بڑی عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔

دعا

اے اللہ! ہمیں تمام صحابۂ کرام، بالخصوص سیّدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی سیرتِ پاک پر عمل پیرا ہوتے ہوئے، دینِ متین کے لیے ہر قسم کی قربانی کا جذبہ عطا فرما، تمام فرائض

---

(۱) "مستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ر: ٤٦٧٩، ٥/ ١٧٦٠ ملتقطاً.

(۲) "البداية والنهاية" صِفَةُ مَقْتَلِهِ رضي الله تعالى عنه، ٧/ ٣٣٠ ملتقطاً.

وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوشی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل

وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطافرماکر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطافرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطافرما، ہمیں دنیاوآخرت میں بھلائیاں عطافرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطافرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيِّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.